# رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو مسجد میں داخل کرنے کی حکمت

سوال : یہ تو معلوم ہے کہ مساجد میں مردے دفن کرنا جائز نہیں اور جس مسجد میں قبر ہو' وہاں نماز جائز نہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض صحابہ کی قبروں کو مسجد نبوی میں داخل کرنے کی کیا حکمت ہے؟

حسین۔ا۔ع۔الریاض

جواب : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا : "اللہ تعالیٰ یہود و نصاری پر لعنت کرے۔ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا"۔ اس حدیث کی صحت پر شیخین کا اتفاق ہے۔ نیز آپ ؐ سے یہ بھی ثابت ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جو انہوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا اور اس کنیسہ میں تصاویر تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« أولـئـكَ إذا مَاتَ فِيهم الرَّجُلُ الصَّالحُ بَنَوا على قبره مسجداً، وصوَّرُوا فيه تِلْكَ الصُّوَر، أُوْلـئِـك : شِرَارُ الخلْقِ عِنْدَ اللّه»(متَّفقٌ علَيه)

ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر لیتے اور اس میں بزرگوں کی تصویریں بنا دیتے۔ یہ لوگ اللہ کے ہاں بد ترین مخلوق ہیں۔

اور مسلم نے بھی اپنی صحیح میں جندب بن عبداللہ بجلی سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے : "بیشک اللہ نے مجھے خلیل بنایا ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ خوب سن لو! کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء اور بزرگوں کی قبروں کو مساجد بنالیا۔ خوب سن لو! تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا۔ میں تمہیں اس کام سے منع کرتا ہوں"۔

مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے' ان پر بیٹھنے اور ان پر تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ احادیث صحیحہ اور دوسری جو اس معنیٰ میں وارد ہیں سب کی سب قبروں پر مسجدیں بنانے اور ان پر گنبد بنانے اور انہیں پختہ کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں۔ کیونکہ یہ باتیں شرک اور اللہ کو چھوڑ کر قبر کے باسیوں کی عبادت کا سبب بنتی ہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی ہوتا رہا اور اب بھی ہو رہا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں ایسی باتوں سے بچیں' جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ورنہ وہ لوگوں کی اکثریت کے فعل سے دھوکہ میں پڑ جائیں گے۔ کیونکہ حق مومن کی گم شدہ چیز ہے۔ جہاں اسے پاتا ہے اسے قبول کر لیتا ہے اور حق کتاب و سنت کی دلیل سے ہی پہچانا جاسکتا ہے۔ لوگوں کی آراء و اعمال سے نہیں پہچانا جاسکتا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھی مسجد میں دفن نہیں ہوئے تھے وہ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن کیے گئے تھے۔ لیکن جب ولید بن عبدالملک کے عہد حکومت میں مسجد نبوی کو پہلی صدی کے آخر میں وسیع کیا گیا تو حجرہ کو مسجد میں داخل کر دیا گیا اور ولید کا یہ عمل مسجد میں دفن کے حکم میں معتبر نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو مسجد کی زمین کی طرف منتقل نہیں کیا گیا۔ بلکہ حجرہ ہی کو مسجد کی توسیع کی خاطر مسجد میں داخل کر دیا گیا۔ لہٰذا یہ بات کسی کے لیے قبروں پر تعمیر یا ان پر مسجدیں بنانے یا مسجد میں دفن کرنے کے جواز پر حجت نہیں بن سکتی۔ جیسا کہ ابھی میں نے ان احادیث صحیحہ کا ذکر کیا ہے۔ جن میں ان باتوں کی ممانعت ہے اور رسول اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ سنت کے خلاف ولید کا عمل حجت نہیں بن سکتا . . . اور اللہ ہی توفیق عطا کرنے والا ہے۔

( فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز ) رحمہ اللہ